# مطبوعات

**اسلام کا نظام سیاست و عدالت** از جناب مولوی یعقوب الرحمٰن صاحب عثمانی۔ قیمت مجلد عہ/ ۱۲ر
شائع کردہ نفیس اکیڈیمی۔ عابد روڈ۔ حیدرآباد، دکن۔

اس کتاب کے عنوان میں ایک سلیم الطبع مسلمان کے لیے خاصی جاذبیت موجود ہے اور نئی نسل جو اسلامی فکر و حکمت کے سرچشموں کی طرف پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی ہے، اس قسم کے موضوعات پر پڑھنے کا سامان چاہتی ہے، مگر افسوس اس بات پر ہے کہ ناشرین اور مصنفین نوجوانوں کے اس ذوق کے ساتھ انصاف نہیں کر رہے ہیں بلکہ سرمایہ دارانہ اور تاجرانہ انداز سے اپنے گاہکوں کی ہر پیاس کو بھانپ بھانپ کر گھٹیا سے گھٹیا سامان نوش سے ان کی تسکین کرنا چاہتے ہیں۔ پیش نظر کتاب ممکن ہے کہ مصنف نے خلوص سے لکھی ہو اور پبلشر نے خالص ذوق اسلامی کے تحت اسے شائع کیا ہو مگر اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ جتنا عظیم الشان عنوان کتاب پر ثبت ہے، اس کا حق ادا کرنے کے لیے اس کی شان سے دسواں حصہ محنت و تحقیق سے بھی کام نہیں لیا گیا۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان اوراق میں اسلام کے علمائے متقدمین کی کتابوں میں سے بہت سے علمی نکات بھی اخذ کر کے سجائے گئے ہیں، اور مسلمانوں کی تاریخ کے بعض اجزا بھی آراستہ کیے گئے ہیں اور بہت سے مفید حوالے بھی جمع ہیں، مگر محض اتنے سے کام تمام تحقیق نہیں ہے۔ صاحب کتاب نہ تو اس عنوان کے متعلق اہم مباحث کا تعین کر سکے ہیں، نہ بحث میں کوئی ترتیب ہے، اور نہ استدلال و استنباط ہی میں کوئی خوبی پائی جاتی ہے۔ بس کچھ مواد ہے جو ایک دردمند اسلام نے کاغذ کے میدان میں بکھیر دیا ہے۔

**حکومت الٰہیہ اور علماء و مفکرین** مرتبہ جناب ابو محمد امام الدین صاحب رام نگری۔ صفحات ۸۰ء ۴
قیمت مجلد مع رنگین گردپوش للعہ/۔

یہ کتاب دراصل ایک مجموعۂ مضامین ہے جو مسلمانوں کے مختلف علماء اور مصنفین کے قلموں سے ایک ہی معنی و مدعا کی وضاحت کے لیے نکلے ہیں۔ یہ گویا ہمارے اہل قلم حضرات کی ایک متفقہ دعوت اور ایک

متحدہ پکار ہے — ٹھیک اسلامی نصب العین کی طرف، ٹھیک مسلمان کے حقیقی مقصد حیات کی طرف اور ٹھیک قرآن کے مطلوب کی طرف۔

مگر تعجب ہوتا ہے کہ جب اسی متحدہ دعوت اور اسی متفقہ مقصد کی طرف چند جانیں لپک آتی ہیں اور سعی وجہد کا آغاز کرتی ہیں تو اختلافات اور اعتراضات چاروں طرف سے امڈ کر آجاتے ہیں اور جس راہ حق کو ہماری امت کا اجتماعی دماغ راہ حق کہتا ہے اس پر چلنے والوں کے قدم پکڑ لیے جاتے ہیں کہ اور جس راہ پر چاہو چلو تمہیں چھوٹ ہے، مگر خدا کے لیے ادھر نہ چلو۔ ایسے تمام اختلافات اور اعتراضات کے مصنفین کے لیے یہ کتاب ایک اچھا اطمینان بخش جواب ہے۔ آخر یہ حضرات کس کس ہستی کی مزاحمت کریں گے؟ کیا مولانا سید سلیمان ندوی کی؟ مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی کی؟ مولانا ابوالحسن صاحب ندوی کی؟ مولانا حمید الدین فراہی مرحوم کی؟ — اس صف میں ہر گروہ کا قبلۂ عقیدت موجود ہے!

ان پکارنے والوں میں اگر کوئی ایسا ہو جو اپنی ہی پکار کی مخالفت کرنے میں پہلے نمبر پہ ہو تو لوگوں کا کام ہے کہ اس سے تصریح طلب کریں۔

مرتب نے بعض ایسے اصحاب کے مضامین بھی شامل کر لیے ہیں جن کے قلم سے ممکن ہے کہ اسلام کے حق میں چند مدحیہ کلمات ٹپک گئے ہوں مگر داعیان حق کی صف میں ان کا کوئی مقام نہیں ہے۔

## تاجدار دو عالم

مصنفہ عبد الرحمن عزام پاشا۔ جنرل سکریٹری عرب لیگ قاہرہ۔ مترجمہ ظہور وحدانی۔

قیمت ؎۴ مجلد۔

نبی کریم کی سیرت پر مختلف عنوانات کے تحت سبق آموز معلومات جمع کی گئی ہیں — مگر دو باتیں ضرور کھٹکتی ہیں، ایک تو مباحث کی تعبیر عالمانہ اور محققانہ انداز کی نہیں ہے اور دوسرے اس کے پس منظر میں کوئی ایسا متعین نظریۂ دین کام نہیں کر رہا جو دلوں کو جنبش میں لائے اور خونوں کو حرکت دے اور افکار کی تطہیر کر سکے۔ اور یہ خوبیاں نہ پیدا ہو سکیں تو نبی کی سیرت لکھنے کا کام کسی مناسب ہستی کے لیے چھوڑ کر دوسرے میدانہائے کار کی طرف توجہ کرنا انسب ہے!

اب رہی ترجمہ کی حیثیت، سو اسے ناقص ترجمہ کہے بغیر چارہ نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربی محاورہ

اور روزمرہ سے مترجم کو آگاہی نہیں اور یا اردو محاورہ و روزمرہ سے ذوق نہیں، یا پھر دونوں کے معاملے میں معذوری ہے:

تاہم یہ ضرور عرض کیا جا سکتا ہے کہ سیرت کے موضوع پر معمولی درجہ کی جو کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں ان کے اندر اس کتاب کا اچھا مقام ہے۔ خواندہ طبقہ کسی ناول کے خریدنے کے بجائے کیوں نہ اسے خریدے۔

**جنگ مشرق** مرتبہ جناب مولوی محمد اسحٰق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ عثمانیہ و جناب زبیدہ تبسم صاحبہ مولوی فاضل۔
قیمت مجلد ۱۲ کلدار۔ ملنے کا پتہ: ادارۂ نشریات اردو، حیدرآباد، دکن۔

مغربیوں کی جنگ نے مشرق بعید میں جو خونی ناچ ناچا ہے وہ تاریخ سیاست میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس پر بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے مگر پیش نظر کتاب محض صحافتی اور اخباری سی معلومات کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے اس ضرورت کو پورا نہیں کرتی۔ اس کی افادیت اتنی ہی ہے کہ خواندہ عوام کچھ سرسری معلومات حاصل کر لیں۔

**بت شکن یا جہاد سخن** مرتبہ جناب ایم فدا حسین صاحب فدا، ناظم ادارۂ عالیہ مجددیہ۔ لاہور۔ قیمت ۸

اس مختصر کتاب میں اقبال اور تاج صاحب کا موازنہ کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں مختلف اخبارات کی کچھ بحثیں بھی جمع کر دی گئی ہیں۔ جناب تاج الدین احمد صاحب تاج ہندوستان کے ان گنتی کے لوگوں میں سے ہیں جو خلوص کے ساتھ اس رائے پر جمے ہوئے ہیں کہ اقبال کی تحریروں سے نہ تو اسلام کی کوئی خدمت ہوئی ہے اور نہ بحیثیت شاعری اس کا کوئی مرتبہ ہے۔ "بت شکن" میں دونوں شاعروں کے نتائج افکار پہلو بہ پہلو درج ہیں اور ساتھ ہی حامیان اقبال کے اعتراضات اور ان کے جوابات "ناقابل برداشت" زبان میں جمع کیے گئے ہیں ــــ اس زبان اور انداز بیان کو دیکھا جائے تو اس کتاب کا شائع ہونا نہ ہونے سے زیادہ مضر ہے؛ معنوی حیثیت سے اگر کتاب میں صرف اتنی بات کہی گئی ہوتی کہ اقبال کو نبی کی طرح معصوم ماننا غلط ہے تو ہم اس سے متفق ہوتے مگر اسے خیر و خوبی سے بالکل محروم قرار دینا صریح ناانصافی ہے؟

---

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲) ۵۔ جماعتی تربیت کا پانچواں اصول یہ ہے کہ جماعت کے سامنے آزمائش کے جو مواقع آئیں ان میں جماعت کی غلطیوں اور خامیوں پر پوری نظر رکھی جائے اور جب وہ وقت گذر جائے اور اطمینان سے سانس لینے کا موقع میسر آجائے تو ان میں سے ہر غلطی اور خامی پر بے رو رعایت تنقید کی جائے۔ اور یہ عملی کمزوریاں جن اعتقادی خامیوں کی غمازی کر رہی ہیں ان کو بھی پوری وضاحت کے ساتھ کھول کر لوگوں کے سامنے رکھ دیا جائے۔ شروع شروع میں اس تنقید کا خطاب عام ہونا چاہیے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اپنی اپنی جگہ پر ہر شخص اس تنقید سے متنبہ ہوگا۔ پہلے ہی مرحلہ میں متعین طور پر صرف غلط کاروں کو ملامت کرنے سے ان کو اپنی رسوائی کا احساس ہوتا ہے جس سے ان کے اندر اصلاح حال کے بجائے ضد اور ہٹ دھرمی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ البتہ جب کسی گروہ کے متعلق بار بار کے تجربہ کے بعد بھی یہ ثابت ہو کہ وہ جماعت کے اصول سے صرف کسی ذہنی الجھن کی وجہ سے یا محض اتفاقی طور پر انحراف نہیں کر رہا ہے بلکہ قصد و ارادہ کے ساتھ اس نے منافقت ہی کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے تو اس کو براہ راست اس کی غلطیوں پر متنبہ کرنا چاہیے اور پردہ داری اور مجاملت کا طریقہ بدل دینا چاہیے۔ یہ تو آخری تنبیہ ہے۔ اس کے بعد بھی اگر یہ گروہ اپنی اصلاح نہ کرے تو جماعت کا فرض ہے کہ اس کو اپنے اندر سے بالکل کاٹ پھینکیں۔ اس طرح کے لوگوں کے لیے نظام جماعت کے اندر کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ آنحضرت صلعم نے منافقین کے ساتھ یہی طریقہ اختیار فرمایا، اور یہی طریقہ جماعتی تربیت کے لیے عقل و فطرت کے مطابق ہے۔ جو لوگ قرآن مجید پر نظر رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ میں بدر کی لڑائی وہ پہلا آزمائشی موقع ہے جب یہ حقیقت سامنے آئی کہ اسلامی جماعت کے اندر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے اندر کچھ جراثیم نفاق کے چھپائے ہوئے ہیں۔ قرآن نے ان لوگوں کے طرز عمل پر نہایت سختی سے تنقید کی جس کی شہادت سورہ انفال سے مل رہی ہے لیکن نہ تو تشخیص و تعین کے ساتھ ان کو مخاطب کر کے ان کو رسوا کیا، نہ ان کو جماعت ہی سے الگ کیا۔ اس کے بعد ہر آزمائش کے موقع پر یہ گروہ اپنی کمزوریاں ظاہر کرتا رہا لیکن عام تنقید و نصیحت کے سوا قرآن نے ان پر براہ راست کوئی ضرب نہیں لگائی اور تقریباً معرکہ تبوک تک یہی صورت حال قائم رہی لیکن جب اچھی طرح حجت تمام ہو گئی اور یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ ان لوگوں کی شرارتیں بے علمی یا اتفاقی مغلوب الحالی کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ جو کچھ کر رہے ہیں سوچ سمجھ کر ٹھنڈے دل سے کر رہے ہیں تو یہ لوگ جماعت کے اندر سے کاٹ کر علیحدہ کر دیے گئے۔